بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۹/۷۱ | اتوار ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ ہجری، ۲۱ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش، ۲۱ فروری ۱۹۸۲ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ ربوہ میں یومِ مصلح موعود کے موقع پر جلسہ کا انعقاد

فاضل علماءِ کرام نے عظیم پیشگوئی کے پس منظر اور اثرات کا ذکر کیا

حضرت مصلح موعود کی عظیم الشان تحریکات اور علمِ قرآن کا تذکرہ

شعراءِ کرام نے نظمیں پیش کیں، حضرت اقدس اور حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم سے سنایا گیا

ربوہ، ۲۰ تبلیغ / فروری۔ آج یہاں مسجد مبارک میں صبح نو بجے سے گیارہ بجکر چالیس منٹ تک یوم مصلح موعود کے موقع پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے تحت منعقدہ اس جلسے کی صدارت صدر صاحب عمومی محترم مولانا حکیم خورشید احمد صاحب نے کی۔ جلسہ میں مقررین نے پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت اس کے پس منظر اور حضرت مصلح موعود کی تحریکات اور ان کے عظیم الشان نتائج اور حضرت مصلح موعود کا علم القرآن کے موضوع پر تقاریر کیں اور احباب کو اس عظیم الشان پیشگوئی کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کیا۔

جلسہ کا آغاز صبح نو بجکر دس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے حضرت مصلح موعود کی نظم

ع دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمائے دو

ترنم سے پڑھی بعد ازاں مکرم محمد رفیق صاحب نے کلام محمود سے نظم سنائی اور ان کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضرت اقدس ..... کا پُر معارف کلام فسبحان الذی اخزی الاعادی ترنم سے پڑھا۔

اس کے بعد مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کا پس منظر کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے اس عظیم الشان نشانِ آسمانی کے بارے میں بتایا کہ اس پیشگوئی کا محرک ہندو بنے۔ حضرت اقدس نے دنیا بھر کو نشان نمائی کا چیلنج دیتے ہوئے کہا تھا کہ جو بھی ایک سال تک حضور کے پاس آکر رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نشان دیکھے گا اسپر قادیان کے دس ہندوؤں نے درخواست کی کہ سب سے پہلے ان کا حق بنتا ہے کہ انہیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ اس پر حضرت اقدس نے ان کے مطالبے پر اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع کیا تو حضور کو ہوشیار پور جانے کا حکم ہوا۔ یہاں پر حضور ..... نے ۴۰ دن تک چلہ کشی کی اس دوران میں حضور کو غیب سے بے شمار بشارتیں دی گئیں جن میں مصلح موعود کی پیدائش کی بشارت بھی تھی اس بشارت کو حضرت اقدس نے فوراً ہی شائع کروا دیا۔ مکرم بشارت بشیر صاحب نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ جن لوگوں نے اس پیشگوئی پر استہزا کیا وہ خود عبرت کی موت مرے اس ضمن میں فاضل مقرر نے پنڈت لیکھرام کے لاولد قتل ہو جانے کا بطور خاص ذکر کیا۔ اس عظیم پیشگوئی کے ذکر کے ساتھ ہی فاضل مقرر نے ضمناً "نافلہ" کی پیشگوئی کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اور بتایا کہ جماعت کے بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ حضرت اقدس کا ایک پوتا جماعت کا سربراہ بنے گا۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بھی ایک رؤیا سنایا

بعد ازاں مکرم عبدالمنان صاحب نے نظم سبحان من یرانی کے بعض اشعار ترنم سے سنائے۔

بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے اپنی تازہ نظم نذرانہ عقیدت بحضور حضرت مصلح موعود ترنم سے سنائی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے حضرت مصلح موعود کا شیریں کلام ترنم سے سنایا۔

اگلے مقرر محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کی تحریکات اور ان کے شاندار نتائج کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے وقت کی مناسبت سے صرف چند تحریکوں پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اندرونی اصلاح و بہبود کے لئے حضرت مصلح موعود نے کئی تحریکیں شروع کیں ان میں انجمن انصار اللہ کا قیام ۱۹۱۳ء میں اس کے بعد خلافت کا بار اٹھانے کے بعد خدام الاحمدیہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں شروع کیں۔ حضرت مصلح موعود نے خدمتِ اسلام کے لئے روپیہ بچانے کی ایک عظیم تحریک، تحریک جدید کے نام سے شروع کی فاضل مقرر نے غیر احمدی اخبارات کے تراشے پڑھ کر سنائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ تحریک جدید نہ صرف اپنوں میں مقبول ہوئی بلکہ غیروں نے بھی اس کی افادیت کا اعتراف کیا۔ مکرم شاہ صاحب نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے جماعت کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے تہجد کی نماز کی پابندی اور روزوں کا رکھنا، دینی کتب کا مطالعہ کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے پر زور دیا جس کا نتیجہ ہے کہ آج دنیا میں سچے رؤیا و کشوف اور الہامات سے مشرف اور قبولیت دعا کا مرتبہ پانے والی صرف جماعت احمدیہ ہے حضرت مصلح موعود نے تبلیغ دین کا وسیع نظام قائم کیا اس کے علاوہ آپ نے ملکانہ شدھی کا مقابلہ کیا اور ہزاروں مرتدوں کو اسلام میں واپس لانے کا سبب بنے حضرت مصلح موعود کے ایک اور اہم کارنامے کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موصوف نے کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کا ذکر کیا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کریں اسی میں کامیابی ہے۔

بعد ازاں مکرم سید صہیب احمد صاحب نے ترنم سے نظم پڑھی جس کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نظم اور مکرم شیخ نصیر الدین احمد نے حضرت مصلح موعود کے بارے میں اپنی تازہ نظم تحت اللفظ میں سنائی۔

آخری مقرر مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ سلسلہ تھے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود کا علم قرآن کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود نے بچپن ہی سے تقاریر کے ذریعے قرآن کریم کے معارف بیان کرنے شروع

باقی صفحہ ۸ پر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت تو اچھی ہے مگر بلڈ پریشر بدستور زیادہ ہے۔ احباب کرام التزام اور توجہ سے حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• خاکسار کے والد محترم جناب مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ عرصہ دو ماہ سے انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ اس وقت ربوہ میں زیر علاج ہیں خاکسار تمام دوستوں اور بزرگوں سے والد صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ (مبارک احمد ظفر۔ احمد نگر)

• میرے لڑکے راشد حسین کا ۱۵ فروری کو مغربی جرمنی میں اپریشن ہوا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کے نتیجہ میں کامیاب رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ

• میری خوشدامن صاحبہ بیمار ہیں، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (سید مبشر حسین کاتب الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

۲۱ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش

انعاماتِ الٰہیہ کا مورد بنانے والی عظیم الشان دعا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک ایسی عظیم الشان دعا سکھائی ہے کہ اگر مومن پورے التزام کے ساتھ وہ دعا مانگتے چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی ان کو اور ان کی نسلوں کو اپنے انعامات کا مورد بنائیگا اور فرشتے ان کے لئے اور ان کی نسلوں کے لئے دعائیں مانگتے چلے جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ ایسی جامع دعا ہے کہ اگر ہر مومن اسے پورے التزام سے مانگنے کو اپنا معمول بنالے اور کبھی اس سے غافل نہ ہو تو پھر سارے ہی مومن قومی سطح پر زوال سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو سکتے ہیں کیونکہ اس دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ ہی انعاماتِ الٰہیہ کے مورد بنے رہیں گے۔

اگر دیکھا جائے تو وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں میں سے ایک احسان ہے جن سے اس نے امتِ مسلمہ کو بطور خاص نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس احسانِ عظیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

(الفرقان آیات ۷۶ تا ۷۷)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ (بھی رحمٰن خدا کے بندے ہیں) جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمارے بیوی بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنا اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے نیکی پر قائم رہنے کی وجہ سے بہشتِ (ارضی وسماوی) میں بالاخانے (یعنی اعلیٰ مقام) دیئے جائیں گے اور ان کو اس میں دعائیں دی جائیں گی اور سلامتی کے مقام پہنچائے جائیں گے۔ وہ (جنت) عارضی قرارگاہ (یعنی جنتِ ارضی) کے طور پر بھی اور مستقل قرارگاہ (یعنی جنتِ سماوی) کے طور پر بھی (بڑی اچھی ہے۔)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو دعا سکھائی ہے وہ اس لحاظ سے بہت جامع ہے کہ یہ دعا کرنے والے مومنوں ان کے اہل وعیال اور آئندہ نسلوں کی دنیوی و اخروی فلاح پر حاوی ہے۔ اگرچہ بظاہر اس میں اہل وعیال اور آئندہ نسلوں کے متقی ہونے کی دعا کی گئی ہے لیکن خود مومنوں کے لئے اس میں یہ دعا شامل ہے کہ اے خدا تو ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ اپنے متقی اہل وعیال کے وہ اسی صورت میں امام بن سکتے ہیں جبکہ وہ خود پہلے سے متقی ہوں۔ سو دراصل اس میں تعلیم یہ دی گئی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگو کہ وہ تمہیں متقی بننے کی توفیق عطا کرے تاکہ تمہارے نمونہ سے متاثر ہو کر تمہارے اہل وعیال بھی تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں اور تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور اس طرح تمہاری ذریت میں تقویٰ شعاری نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی جائے۔

پھر یہ جامع دعا اس لحاظ سے بھی انتہائی بابرکت ہے کہ خدا تعالیٰ ان مومنوں سے جو پورے التزام کے ساتھ یہ دعا مانگنے والے ہوں یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اپنے انعامات اور اعلیٰ مقامات سے نوازے گا اور خود اس کے فرشتے ان کے لئے دعائیں کریں گے اور انہیں سلامتی کے پیغام پہنچائیں گے۔ اور اس دعا کے نتیجہ میں ان کے اہل وعیال ان انعامات اور اعلیٰ مقامات کے نیز فرشتوں کی دعاؤں اور سلامتی کے پیغاموں کے مستحق بنتے چلے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ جامع اور بابرکت دعا مومنوں کی پوری جماعت کا شعار بن جائے اور اس کے عملی تقاضوں یعنی اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت سے غافل نہ ہو تو وہ کبھی زوال کا شکار نہیں ہو سکتی اور اس کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف ہی اٹھتا چلا جائے گا اور وہ ہمیشہ دنیا میں سربلند رہے گی اور اگلے جہان میں بھی سرفرازی و سربلندی اس کے حصہ میں آئے گی۔

جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ جامع دعا سکھا کر ہم پر عظیم الشان احسان فرمایا ہے وہاں اس نے احسان کی قدر نہ کرنے کے ہولناک انجام سے بھی ڈرایا ہے۔ چنانچہ وہ اس سے اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ (الفرقان آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو ان سے کہدے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے (یہ) دعا نہ ہو۔ پس جبکہ تم نے (اس ہدایت کو) جھٹلایا ہے تو (اس کے نتیجہ میں) اس کا عذاب (تم سے) چمٹا چلا جائے گا (یعنی تم زوال کا شکار ہو کر اور انعاماتِ الٰہیہ سے محروم ہو کر گرتے چلے جاؤ گے)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی دعا ایک بہت ہی جامع اور حسناتِ دارین کی وارث بنانے والی دعا ہے اور یہ دعا التزام سے مانگنے اور اس کے عملی تقاضہ یعنی اولادوں کی کما حقہ تربیت میں کمال درجہ شغف دکھانے کے نتیجہ میں مومنوں پر اس دنیا میں زوال سے بکلی محفوظ رہتے ہوئے دائمی ترقیوں کے دروازے کھلتے ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ ترقی وعروج کی منازل طے کرتا اور کرتے چلے جانا ان کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اگلے جہان میں بھی ان کے لئے اعلیٰ مقامات اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی نعمتوں اور انعاموں کے وہ وارث قرار پاتے ہیں۔

ہمارے لئے جن کے کندھوں پر اس آخری زمانہ میں دینِ حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے، نہایت ضروری ہے کہ ہم خاص عزم وتعہد اور درد والحاح سے یہ دعا مانگیں اور مانگتے چلے جائیں اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ اپنی اولادوں کی کما حقہ تربیت سے معمولی سی غفلت بھی نہ برتیں تا وہ بھی اپنی دینی ذمہ داریاں ادا کر کے دنیا اور آخرت میں سرخروئی سے ہمکنار ہوں اور دائمی عروج واقبال اور جنت کی دائمی نعمتوں اور انعاموں کی وارث بنتی چلی جائیں اور ہمیشہ بنی رہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

خوشی مناؤ کہ عثمان انتخاب ہوا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پوتے عزیز عثمان احمد آدم کی پیدائش پر

خدا کا فضل وکرم بے حد وحساب ہوا
کہ دامنوں کا ہم پہ ایک باب ہوا

خدا کے فضل وکرم کا کوئی حساب نہیں
خدا کا فضل وکرم بے حد وحساب ہوا

خوشی مناؤ کہ یہ انتخاب ہے اعلیٰ
خوشی مناؤ کہ عثمان انتخاب ہوا

تری عنایت وشفقت نے دھوم پائی ہے
ہر ایک تیری عنایت سے فیض یاب ہوا

فروغِ نور سے عثمان یوں ہوا روشن
کہ ماہتاب کا رخ آج آفتاب ہوا

حضور! آپ کو انعامِ دل نواز ملا
کہ خاندان کا ہر فرد فیض یاب ہوا

حسین صورت باغ وبہار لایا ہے
جو کل ہلال تھا وہ آج ماہتاب ہوا

حضورِ حضرتِ ناصر مرا سلامِ خلوص
جو پہنچے شوق تو سمجھوں بڑا ثواب ہوا

عبدالحمید خان شوق لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا دن

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد۔ مربی سلسلہ وھاڑی (ضلع)

دنیا میں آج تک سینکڑوں ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں انسان ایسے پیدا ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں جو اپنے گزر جانے کے بعد دنیا میں اپنی حسین یادیں چھوڑ گئے۔ بعض کو انسانی ذہن نے فراموش کر دیا اور بعض کی یاد مرورِ زمانہ سے معدوم ہو گئی۔ تاہم ایسی بھی بعض ہستیاں ہیں جنہیں انسانی تاریخ نے ایک ناقابلِ فراموش حقیقت بنا دیا اور قومیں ہمیشہ ان کو یاد رکھتی چلی آئی۔ وہ وجود جسکا اس مضمون میں ذکر مقصود ہے اگرچہ جسمانی طور پر آج دنیا میں موجود نہیں مگر اپنے عظیم الشان کارناموں۔ خداداد قابلیتوں اور خارق عادت صلاحیتوں کی بنا پر اس کی روح فنا نہیں ہے بلکہ وہ آج بھی زندہ ہے اور رہتی دنیا تک اس کا نام زندہ و تابندہ رہے گا۔ اور مستقبل کا ہر رخ اپنی اسلامی تاریخ کی تکمیل کے لئے حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود و پسرِ موعود کا نام اپنی تصانیف میں بڑے فخر سے سنہرے حروف میں قلمبند کرے گا۔ ورنہ تاریخ نامکمل رہے گی۔

سیدنا و امامنا حضرت المصلح الموعود کی یاد میں ہر سال دنیا کے ہر خطہ میں قائم شدہ احمدی جماعتیں اپنے اپنے طور پر ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" بڑی شان و شوکت سے مناتی ہیں اور تاریخ احمدیت میں یہ دن خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

سیدنا المصلح الموعود خدا تعالیٰ کی عظیم بشارتوں کے ماتحت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیدائش کے تین برس قبل ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت اقدس ..... کو ان کی پیدائش کی خبر دے رکھی تھی اور بتایا گیا تھا کہ یہ فرزند عظیم الشان صفات کا حامل ہوگا جس کے ذریعہ دین حق دنیا میں غیر معمولی ترقی کرے گا۔ آپ کی پیدائش سے متعلق الٰہی بشارات جماعت میں "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے معروف ہیں اور ہر احمدی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب پسرِ موعود کے حق میں جو کچھ کہا تھا وہ من و عن لفظ بلفظ پورا ہوا۔ پیشگوئی میں بیان شدہ ایک ایک علامت روزِ روشن کی طرح آپ کے وجود میں پوری ہوئی اور ایسے ناسازگار حالات میں پوری ہوئی جبکہ اپنوں اور بیگانوں سبھی نے مخالفت کا ایک طوفان اٹھا رکھا تھا۔

حضور کی ذات والاصفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نشان تھی۔ آپ کی ذات ایک مقناطیسی قوت اپنے اندر رکھتی تھی اور جماعتی طور پر بے شمار روحانی و جسمانی فیوض و برکات آپ کے ساتھ وابستہ تھے جن سے جماعت برابر ستر برس تک فیضیاب ہوتی رہی اللہ تعالیٰ نے آپ میں غیر معمولی تنظیمی، تربیتی۔ تقریری، تصنیفی صلاحیتیں عطا کر رکھی تھیں جس کا مشاہدہ اپنوں کی بیگانوں سبھوں نے کیا۔ آپ کی بیشمار تالیفات میں سے تفسیر قرآن مجید جو آپ کی زندگی کا بہترین ثمرہ ہے ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور اسلام کے مقابلہ میں تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔"

پس سیدنا حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کی دن رات کی دعاؤں، خاص الحاح و تضرعات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خوشخبریوں کے ساتھ پیدا ہوئے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح موعود کی صداقت اور پہچان کے متعلق بطور ثبوت پیشگوئی فرمائی کہ

تیزوج ویولد لہ

کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے غیر معمولی اولاد تولد ہوگی۔ اس غیر معمولی سے مراد یہی مقدس اور عظیم المرتبت وجود تھا جسکی پیش خبری بائبل میں بھی ہمیں ملتی ہے حضرت اقدس اپنی مایہ ناز تصنیف حقیقت الوحی میں فرماتے ہیں

"کہ خدا میری نسل سے ایک شخص پیدا کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں اس کی خبر آچکی ہے۔"

پس بموجب حکم خداوندی حضرت مصلح موعود نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو مصلح موعود ہونے کا اعلان قادیان میں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر لاہور میں قیام کے دوران ۷، ۸ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی شب کو فرمایا اس کے اعلان کے لئے آپ نے مختلف جگہوں پر جلسے منعقد کئے۔ چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کے جلسہ مصلح موعود جو کہ ہوشیارپور میں منعقد ہوا۔ فرمایا۔

"جس لڑکے کا میں نے ذکر کیا ہے وہ میں ہی ہوں۔ میرے ذریعہ اس پیشگوئی کی بہت سی شقیں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لئے جماعت کا اصرار تھا کہ میں اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کروں۔ مگر میں خاموش رہا۔ حتیٰ کہ گزشتہ جنوری کے مہینہ میں لاہور میں مجھے ایک رویاء دکھایا گیا جس میں مجھے بتایا گیا کہ اس پیشگوئی کا میں ہی مصداق ہوں۔"

پھر فرمایا:۔

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے جو رویاء بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح ہوئی ہے۔ پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا کہ خدا نے مجھے حضرت اقدس (ناقل) کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت (اقدس۔ ناقل) کا نام پہنچانا ہے۔ میں آسمان کو گواہ رکھ کے کہتا ہوں۔ زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ ہوشیارپور کی ایک ایک اینٹ گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ ..... لوگوں کے دل اگر سخت ہوں گے تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے۔ یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں گے۔ اور ان کے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۴۴ء)

آپ نے واضح الفاظ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان لاہور میں بھی ایک تقریب کے دوران یوں فرمایا:۔

"میں اس واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر یہ خبر دی ہے کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

۲۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو لدھیانہ میں تاریخی جلسہ کے دوران بھی آپ نے حلفیہ بیان کے ساتھ فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں ایک نشان یہ بھی بیان ہوا ہے کہ وہ (مصلح موعود) سخت ذہین و فہیم ہوگا۔

یہ نشان بھی دیگر نشانوں کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اکاون سالہ دورِ امامت کے دوران ایک ایک دن ایک ایک لمحہ اس امر کا قیمتی ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی فہم و فراست عطا فرمائی ہوئی تھی اور یہ علم و فراست حضرت مصلح موعود نے ہمیشہ احمدیت کی سربلندی اور اس کے استحکام و ترقی میں وقف رکھی۔ جس کے طفیل جماعت پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی افضال کی بارش ہوتی رہی اور ہر آڑے وقت میں جماعت کی دستگیری کے نمونے اپنوں اور بیگانوں نے دیکھے بطور نمونہ صرف ایک واقعہ کا تذکرہ کرتا ہوں جو تاریخ احمدیت میں مذکور ہے قدرتِ ثانیہ کے دور ثانیہ کے ابتدائی ایام کی بات ہے۔ امریکہ سے ایک پادری آیا۔ جسے اپنے علم پر بہت ناز تھا۔ جب وہ قادیان پہنچا تو کہا کہ میں امریکہ سے آیا ہوں۔ میرے بعض سوالات ہیں۔ میں نے ان سوالات کو مسلمانوں کی ہر مجلس میں رکھا مگر کسی نے بھی تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے ٹالنے کی بہت کوشش کی۔ بالآخر حضور سے ذکر کیا تو فوراً فرمایا بلا لو۔ اجازت ملی۔ سوالات واقعی بڑے پیچیدہ اور مشکل تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمیں فکر لاحق ہوئی کہ کہیں جواب نہ آیا تو سبکی ہوگی اور جماعت کی بدنامی ہوگی۔ بالآخر انبیاء کے بارہ میں سوالات ہوئے جس کے تسلی بخش حضور نے جواب دیئے۔

جوابات سن کر امریکن پادری حیران ہو گیا اور کہا "میں نے آج تک ایسی گفتگو اور مدلل تقریر کسی اور منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت سکالر ہے۔ اور مذاہب پر اس کی نظر بڑی گہری ہے۔ یہ کہہ کر اس نے حضرت صاحب (مصلح موعود) کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور پھر واپس چلا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ ۱۸۱)

مستقبل یا آئندہ ہونے والے حالات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے یا پھر اسے جس پر وہ غیب کی اطلاع

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ کی اہمیت

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ۔ ربوہ :

موجودہ زمانہ کی برائیوں میں سے بے پردگی ایک ایسی برائی ہے جس سے اخلاقی بے راہ روی اور فسق و فجور کا دروازہ کھل جاتا ہے اور معاشرہ میں کئی قسم کی خرابیاں راہ پاجاتی ہیں جو انجام کار اُس معاشرہ اور قوم کی تباہی کا موجب بن جاتی ہیں۔ اسلام نے اس کا سدباب کرنے کیلئے پردہ کا نہایت حکیمانہ حکم دیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ (۳۳/۶۰)

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ان کو تکلیف نہ دی جائے یعنی ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ یہ عورت مسلمان ہے اور کسی کو اس سے چھیڑ خانی کی جرأت نہ ہو۔

(حضرت مصلح موعود خدا ان سے راضی ہو) نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس میں پردہ کی تفصیل ہے عرب عورتیں باہر نکلتے ہوئے پنجابی عورتوں کی طرح بڑی چادریں چھوٹی چادروں پر اوڑھتی تھیں چھوٹی چادروں سے سینہ ڈھانکتیں اور بڑی چادروں سے گھونگٹ نکالتی تھیں۔ قریباً ایسا ہی رواج پنجاب میں بھی ہے۔ فرماتا ہے عورتیں جب باہر نکلیں تو سر پر ڈالی ہوئی بڑی چادر کو سر سے کھینچ کر سینہ تک لے آئیں یعنی گھونگٹ ایسا ہو کہ چہرہ ننگا نظر نہ آئے" (تفسیر صغیر صفحہ ۵۵۶)

اسلام نے صرف عورتوں کو ہی پردہ کا حکم نہیں دیا بلکہ مردوں کو بھی ارشاد فرمایا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور غیر محرم پر نظر نہ ڈالیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (۲۴/۳۱)

تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔

پس اسلامی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں دونوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ پردہ کا خیال رکھیں اور غض بصر سے کام لیں تاکہ ٹھوکر سے بچ جائیں۔ اسلام کے اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں :۔

"مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں اور ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابہ نظر اٹھا کر دیکھ لیا بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۰)

بعض لوگ زمانہ کی رَو سے متاثر ہو جاتے ہیں اور لوگوں کی دیکھا دیکھی پردہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور مغربی تہذیب و تمدن کو بہتر خیال کرنے لگ جاتے ہیں ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور سے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے..

..... قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۴)

ایک اور موقع پر فرمایا :۔

"ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ان ارشادات کو اپنے دلوں میں بٹھانے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے کوئی بھی زمانہ کی رو سے متاثر نہ ہو بلکہ ہم اپنا اچھا نمونہ دکھا کر اور نیک اثر ڈال کر دوسرے لوگوں کو بھی اسلام کی اس تعلیم کا پابند بنائیں تاکہ وہ بھی اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

— آمین اللّٰھم آمین —

بقیہ: بیس فروری ۱۸۸۶ء کا دن

پہلے سے دے دیتا ہے۔

آج سے ۳۲ سال قبل ہجرت پاکستان کے معاً بعد ۱۹۴۹ء میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے لئے مشکلات بھی ہیں ہمارے واسطے روکیں بھی ہیں ہمارے سامنے دشمنیاں اور عداوتیں بھی ہیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور انسانی عقل اور انسانی تدابیر آخرکار بے کار رہ جاتی ہیں"۔

فرمایا:۔

"ہم اپنی روحانی آنکھوں سے وہ چیز دیکھ رہے ہیں جو دنیا کو نظر نہیں آتی ہم اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں ہم ان مشکلات کو بھی جانتے ہیں جو ہمارے راستہ میں حائل ہیں.....

..... مگر ان سب دھندلکوں میں سے پار ہوتی ہوئی اور ان سب تاریکیوں کے پیچھے ہماری نگاہ اس اونچے اور بلند تر جھنڈے کو بھی انتہائی شان و شوکت کے ساتھ لہراتا ہوا دیکھ رہی ہے جس کے نیچے ایک دن ساری دنیا پناہ لینے پر مجبور ہوگی۔ یہ جھنڈا خدا کا ہوگا۔ یہ جھنڈا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ یہ سب کچھ ایک دن ضرور ہو کر رہے گا۔ بے شک دنیوی مصائب کے وقت کئی اپنے بھی یہ کہہ اٹھیں گے کہ ہم نے کیا سمجھا تھا اور کیا ہو گیا۔ مگر یہ سب چیزیں مٹتی چلی جائیں گی، مٹتی چلی جائیں گی اور آخر وہی ہوگا جو خدا نے چاہا وہ نہیں ہوگا جو دنیا نے چاہا" (الفضل ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء)

ان پیش خبریوں کے مطابق جماعت نے مشکلات کا بھی مشاہدہ کیا اور ترقی بھی کی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کو مزید ترقیات عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ والدہ صاحبہ (بے بے جی) کی یاد میں

مکرم عبدالحمید خان صاحب شوق - لاہور

سارے گاؤں میں کوئی بھی احمدی نہیں تھا عورتیں اور مرد آپ سے پوچھا کرتے "بے بے جی یہ آپ نے کیا کیا؟"

آپ فرماتیں۔ "جو کچھ کیا ہے۔ یہی درست ہے۔"

محترمہ والدہ صاحبہ کو سلسلہ سے بے حد محبت تھی۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا ذکر بڑی محبت اور خلوص سے کیا کرتی تھیں اور اس بات پر بہت افسوس کیا کرتیں۔ کہ بچپن میں حضور پاک کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکیں۔ مبلغین کی بے حد خدمت گزار تھیں۔ جب بھی کوئی مبلغ اس علاقہ میں آتا تو والدہ صاحبہ کے پاس خاص طور پر آتا۔ لوگ والدہ صاحبہ کی نیک زندگی اور عبادت سے بے حد متاثر تھے۔ اور ان کی دعاؤں کی قبولیت سے خوب واقف تھے۔ سارے گاؤں میں ان کی عزت قائم تھی۔ گھر سے باہر نکلتیں تو جو بھی راستے میں ملتا خواہ وہ چھوٹا ہوتا یا بڑا۔ جوان ہوتا یا بوڑھا انہیں ادب سے سلام کرتا اور وہ سر سے پاؤں تک چادر میں لپٹی آگے نکل جاتیں اور دعائیں دیتی جاتیں۔ مجھے کئی دفعہ کہا کہ جب بڑے بوڑھے مجھے بے بے جی کہہ کر سلام کرتے ہیں تو میں ہلکی آواز میں دعا دے کر آگے نکل جاتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا قدم قدم پر شکر ادا کرتی ہوں جس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے یہ عزت بخشی ہے۔

ہمارے خاندانی پیر جن سے ہم بیعت تھے۔ بہت بڑے پیر تھے۔ وہ ہر سال آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انھوں نے ہمارے گھر کے مردانخانے میں حضرت غوث الاعظمؒ کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے فرمایا کہ پیران پیر ہمارے جدّ امجد تھے۔ وہ ایک دفعہ کسی مائی کی دعوت پر اس کے گھر گئے۔ مائی صاحبہ نے ان کی دعوت کے لئے ایک مرغ پکایا تھا۔ پیران پیرؒ کو اندر برآمدے میں بٹھا کر ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ مائی صاحبہ باہر کھلے صحن میں چبوترے پر کھانا پکا رہی تھیں اور پیران پیرؒ اندر کھانا کھا رہے تھے۔ پیران پیرؒ کو سالن بہت لذیذ لگا۔ انھوں نے دو تین دفعہ سالن لیا۔ تو سارا سالن ختم ہو گیا۔ مائی صاحبہ کا نوجوان بیٹا باہر سے آیا اور مائی صاحبہ نے اسے وہیں چبوترے پر روک کر کھانا کھانے کے لئے روٹی دے دی۔ ساتھ دودھ کا پیالہ دیا۔ بیٹا بڑا حیران ہوا اور بولا۔ آج تو مرغا پکا ہے وہ کیوں نہیں دیتیں؟ مائی صاحبہ نے اسے انگلی کے اشارے سے خاموش رہنے کو کہا۔ اور آہستہ آواز میں کہا کہ سالن تو پیر صاحب نے کھا لیا ہے۔ حضرت غوث الاعظمؒ کو معلوم ہو گیا۔ انھوں نے لڑکے کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ تمہیں سالن نہیں ملا۔ وہ ادب کی وجہ سے خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مرغ کی ہڈیاں اکٹھی کرو۔ اس نے کر دیں۔ فرمایا۔ "قم باذن اللہ" مرغ نے بڑی تمکنت اور شان سے کھڑے ہو کر اذان دے دی۔ پیر صاحب نے فرمایا۔ لو اب اسے ذبح کر کے خوب کھاؤ۔

حضرت والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ مجھے ان قصوں اور کہانیوں سے قطعاً تسلی نہیں ہوتی اگر انھوں نے مرغا زندہ کر دیا تھا تو میں آپ کے سامنے ایک کیڑی (چیونٹی) مار کر پیش کرتی ہوں۔ آخر آپ بھی تو پیران پیر کی اولاد ہیں۔ چلو کیڑی ہی زندہ کر دیں۔ تو میں آپ کو ایک بہت بڑا بزرگ اور پیران پیرؒ کا جانشین مان لوں گی۔ ہمارے پیر صاحب نے فرمایا۔ "بے بے جی! آپ مرزا صاحب کو مان کر پتہ نہیں کس قسم کے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ پہلے بھی آپ اس گھر میں اچھے بھلے تھے"

والدہ صاحبہ نے ہمیں بچپن میں مختلف دعائیں یاد کرا دی تھیں۔ کھانا کھانے سے پہلے۔ رفع حاجت کے شروع میں۔ صبح و شام کی دعائیں اور سونے اور جاگنے پر پڑھنے والی دعائیں سب ازبر کرا دی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں آج تک بھی یہ تمام دعائیں اسی طرح پڑھتا ہوں جس طرح بچپن میں پڑھا کرتا تھا۔

آپ کو قرآن شریف سے بہت پیار تھا شروع میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کا ترجمہ پڑھا کرتی تھیں۔ پھر تفسیر صغیر پڑھنے لگ گئیں۔ جب نظر کمزور ہونے لگی تو تلاوت بھی زیادہ کرتیں۔ فرماتی تھیں۔ پتہ نہیں نظر کب جواب دے جاوے۔ اس لئے میں کوشش کرتی ہوں کہ قرآن شریف زیادہ سے زیادہ پڑھ لوں۔ الفضل اور سلسلہ عالیہ کے دیگر رسالہ جات ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتیں۔ ایک دفعہ میں اور والدہ صاحبہ ہری پور ہزارہ اپنے بیٹے کے پاس جا رہے تھے۔ ریل گاڑی میں ایک کتاب کا پڑھ رہی تھیں۔ ارد گرد کی عورتیں اور مرد انہیں دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے کہ اس عمر میں کتاب کا مطالعہ کس انہماک سے کیا جا رہا ہے۔ چونکہ کتاب احمدیت کی تھی اس لئے لوگوں میں قیل و قال شروع ہو گئی۔ اس پر والدہ صاحبہ کو تبلیغ کا موقعہ مل گیا اور انہوں نے نہایت سادگی کے ساتھ یہ شعر پڑھا ؎

"وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"

اور احمدیت کی تعلیمات کا ذکر شروع کر دیا۔ لوگ سنتے رہے اور وہ تبلیغ میں مصروف رہیں یہاں تک کہ ہماری منزل مقصود آ پہنچی۔

اکثر دیکھا گیا کہ سوسو تک ایک ہی نشست میں پڑھ لیا کرتی تھیں۔ ہمیشہ باوضو رہنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ان کے سجدے بہت لمبے ہوتے تھے۔

آخر یہ علمی "مبارک" اور بابرکت خورشید وجود۔ ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء کو میرے ہی گھر میں غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ اور احمدیہ قبرستان میں سینکڑوں من مٹی میں دفن کر دیا گیا ؎

"اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
در خلش کن از کمال فضل در بیت النعیم"

○

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نے سورۃ الفرقان کی ان آیات کی تفسیر میں تربیت اولاد اور اس ضمن میں دعاؤں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ نور ایمان جو ان کے دلوں میں پایا جاتا ہے صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں ان کی اولاد یا ان کے متبع اور شاگرد دنیاداری کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا اور رسولؐ کے احکام پر دنیا کو مقدم کر لیں۔ قرآن کریم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ کَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ (مریم ع ۴) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے۔ اور یہی ہر مومن کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۸۴)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر میں حضرت المصلح الموعود نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غرباء کی مدد کرے گا تو اس کا وہ پیسہ کم ہو جائے گا۔

اس میں شک نہیں کہ بہت سے صاحب نصاب احباب اپنی واجب الادا زکوٰۃ بڑے فکر و اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوستوں سے مسائل کی لاعلمی کے باعث سستی ہو جاتی ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمائیں تاکہ مستحقین کی امداد ہو سکے۔

جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام مجالسِ خدام الاحمدیہ ۱۹ تا ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء ہفتہ تجنید منائیں۔ مہتمم تجنید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● چند ماہ قبل خاکسار کا بڑا لڑکا ایک حادثہ کا شکار ہو گیا تھا۔ کامیاب اپریشن کے بعد صحت ٹھیک ہو گئی تھی۔ مگر کچھ دنوں سے دوبارہ تکلیف ہو گئی ہے اور دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ تمام احباب جماعت سے التجا ہے کہ میرے لڑکے عزیزم دانشمند طارق جو اس وقت سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل ہے۔ کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد کلیم۔ بیگووال)

● مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب چند دنوں سے سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان۔ محمود ہال۔ لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)

● خاکسار کا بیٹا عطاء المجیب بعمر ۴ سال ۲ فروری سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار سخت بیمار ہے تاحال بخار نہیں اترا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل شفا عطا فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین! (محمد سلیمان اختر چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا)

● میرے بھائی کا بیٹا عزیزم یعقوب احمد آج کل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل شفا سے نوازے۔ آمین!

(محمد نذیر منگرال ضلع سرگودھا)

● مکرم خواجہ بشارت احمد صاحب دوکاندار رحمت بازار مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی خواجہ حمید احمد صاحب عدم کاروبار کے باعث پریشان ہیں اور گوناگوں مشکلات میں مبتلا ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد خواجہ صاحب کو خیر و برکت والا کاروبار عطا کرے اور ان کی جلد پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین! (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم غلام حسین صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور حال مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ صرف ۵ یوم بیمار رہ کر ۲۹ جنوری ۸۲ء بروز جمعہ ۶½ بجے شام جنرل ہسپتال راولپنڈی میں بعمر ۸۲ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بیماری سے پہلے پوری طرح صحت مند تھیں ۱۴ جنوری کو فالج کا دائیں طرف حملہ ہوا۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق فالج سے دماغ کی رگ پھٹ گئی تھی جس کا اثر بتدریج ہوا

مرحومہ پیر الٰہی احمدی اور نظام الدین صاحب مرحوم آف ویروالہ ضلع سیالکوٹ (بیعت از اصحاب حضرت اقدس) کی بیٹی تھیں۔ دین سے حد درجہ لگاؤ رکھنے والی۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں محترم قریشی فضل الحق صاحب نے ۳۰ جنوری کو تقریباً ۴½ بجے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار ۴ لڑکے اور ۴ لڑکیاں چھوڑی ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(نصرت جہاں ۲۴۵ D.T. صادق آباد۔ راولپنڈی)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار، کیل، چیل، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹنبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ ..... بالمقابل تھانہ چھرہ ..... لاہور

فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ابھی تک مجالس اطفال کی طرف سے فہرس تجنید برائے ۸۲-۱۹۸۱ء موصول نہیں ہوئیں۔ براہ کرم اس کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہوئے جلد از جلد تمام ناظمین اطفال فہرس تجنید دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ارسال فرمائیں۔ ۷ تا ۱۲ سال کے اطفال اور ۱۳ تا ۱۵ سال کے اطفال کی الگ الگ طور پر فہرستیں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تشخیص بذریعہ زعماء

زعماء کرام انصار اللہ سال رواں کا بجٹ صحیح آمد پر تشخیص کر کے مرکز میں جلد ارسال فرما دیں۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۷ مئی کو منعقد ہو رہے ہیں قائدین و ناظمین اطفال ابھی سے نصاب کے مطابق تیاری شروع کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم۔ (مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعۂ کتب

اطفال کے لیے ماہ فروری میں "سوانح حضرت مصلح موعود" کتاب مطالعۂ کتب کے لیے مقرر ہے۔

تمام ناظمین اطفال کو مطالعہ کروا کر رپورٹ مرکز ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

"پتہ درکار ہے"

مکرم سید غلام مرتضیٰ صاحب ولد سید محمد شریف صاحب وصیت نمبر ۱۵۵۸۲ المسعود 35 C.P/۵۰۴ سوسائٹی کراچی کے موجودہ ایڈریس کا کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں۔ کراچی حیدرآباد کنری۔ میرپور۔ نواب شاہ۔ سکھر۔ ملتان۔ ساہیوال وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھرانہ میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔ خاکسار

(عباد اللہ گیانی مینیجر۔ روزنامہ الفضل ربوہ)

درخت لگانا قومی سرمایہ میں اضافہ کرنا ہے:۔ ۲۰ تا ۲۶ فروری ہفتہ شجرکاری منائیں: مہتمم وقارِ عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۹۱۲

میں فضیلت بیگم زوجہ چوہدری محمد اسحاق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۱۱/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر دو ہزار روپے

۲- زیورات طلائی چھ تولہ مالیتی دس ہزار

اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- فضیلت بی بی زوجہ چوہدری محمد اسحاق صاحب ۱۱/۵ دارالبرکات ربوہ۔

گواہ شد :- احمد الدین ولد محمد الدین صاحب ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ وصیت ۱۳۱۹۲

گواہ شد :- عبدالکریم ولد محمد اسحاق صاحب ۱۱/۵ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۹۱۳

میں ملک محمد علی داؤد ولد ملک باہبل خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش ۱۹۴۳-۴-۷ بیعت ۱۹۶۱ء ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۰-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۸۰/- اسی روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

۱- ملک محمد علی داؤد انسپکٹر تحریک جدید محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔

گواہ شد :- فضل الدین بنگوی صدر موصیان نصیر آباد نزد ربوہ وصیت نمبر ۲۵۳۰

گواہ شد :- صوفی عبدالغفور صدر محلہ نصیر آباد ربوہ۔ وصیت ۱۴۳۸۳

مسل نمبر ۲۴۹۱۴

میں ڈاکٹر محمد امجد زاہد ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ طب عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۵-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- کار ایک عدد مزدا مالیتی ایک ہزار دینار لیبی۔

۲- مکان سکنی واقع ۸ ۱۷/۱۲۴ مالیتی پانچ لاکھ روپے جس میں میرا حصہ ۲/۱۱ ہے یعنی تقریباً نوے ہزار روپے۔

۳- پلاٹ سفید واقع سمن برگ لاہور مالیتی ۶۰ ہزار روپے جس میں ۱/۲ میرا حصہ ہے۔

اس وقت مجھے چار صد دینار لیبی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد امجد زاہد ZAWIA لیبیا۔

گواہ شد :- محمد یوسف مجوکہ وصیت ۱۶۶۶۲

گواہ شد :- عبدالشکور وصیت ۲۴۲۰۷

مسل نمبر ۲۴۹۱۵

میں حمید احمد خان ولد عبدالمجید خان صاحب پیشہ ڈاکٹر عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸۱-۱۰-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- موجودہ رہائشی مکان واقع 5, CONGER FFERD, HARTLE POOL

مالیتی پچاس ہزار پونڈ لیکن ۲۰ ہزار پونڈ مارگیج ابھی دینا باقی ہے۔ یعنی میری ملکیت تقریباً ۳۰ ہزار پونڈ ہے۔

۲- مکان واقع 61 GRENVILLE RD. LONDON S.W 18 مالیتی ۳۲ ہزار پونڈز۔ ۱۸ سو پونڈ مارگیج (قرضہ) دینا باقی ہے

۳- مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے پاکستانی۔

اس وقت مجھے گیارہ صد پونڈز ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- حمید احمد خان ہارٹلے پول۔ لنڈن۔

گواہ شد :- شیخ مبارک احمد۔ امام مسجد لنڈن وصیت ۳۴۰۰

گواہ شد :- محمد یامین ندیم وصیت ۹۸۰۵

مسل نمبر ۲۴۹۱۶

میں لبنیٰ بنت حکیم عبدالرزاق صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۰-۱۱-۲۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ بیس ۲۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد صاحب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- لبنیٰ بنت حکیم ملک عبدالرزاق صاحب ملک میڈیکل ہال مین بازار شیخوپورہ

گواہ شد :- ملک خالد محمود وصیت ۲۱۲۴۷ شیخوپورہ۔

گواہ شد :- ملک حمید الحق وصیت ۲۴۳۴۵ شیخوپورہ۔

یومِ اصلاح وارشاد

جملہ مجالسِ خدام الاحمدیہ سارا سال کام کریں اور ۲۶ فروری ۱۹۸۲ء کو "یوم اصلاح وارشاد" منایا جائے۔

۱- تمام خدام "ہمارے عقائد" پر مکمل عبور حاصل کریں۔

۲- علمی مذاکرے ہوں جن میں تعداد حاضرین اگرچہ مختصر ہو۔

۳- دوستوں اور عزیزوں کے نام خطوط لکھیں۔

۴- دعاؤں پر زور دیں کیونکہ دعا ہماری کامیابی کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔

۵- اپنی مجلس کی مساعی کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم اصلاح وارشاد مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم الحاج میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی فیصل آباد کی وفات

نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ نے پڑھائی بعد ازاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی:

ربوہ ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں غلام احمد صاحب آف انصاف کمپنی فیصل آباد ۱۵ر فروری ۱۹۸۲ء بروز دوشنبہ صبح پونے نو بجے راولپنڈی کے ایک ہسپتال (زہرہ نرسنگ ہوم) میں بعمر ۴۹ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ اسی روز بذریعہ ویگن ساڑھے چھ بجے شام راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا۔ اس سے اگلے روز ۱۶ر فروری کو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز ظہر پڑھانے کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہلِ ربوہ کے علاوہ فیصل آباد، حیدر آباد، کنری اور بعض دیگر شہروں کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کے برادران محترم الحاج میاں نذیر احمد صاحب اور محترم الحاج میاں مبارک احمد صاحب نیز فرزندان اور دیگر اعزہ کو شرفِ مصافحہ بخشا اور تعزیت فرمائی۔

مرحوم موصی تھے لہٰذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر ان کے جسدِ خاکی کو وہاں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کرائی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ تدفین میں نہ صرف احمدی احباب نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی بلکہ فیصل آباد اور بعض دوسرے شہروں کے تاجر صاحبان بھی بڑی تعداد میں ربوہ آکر شریک ہوئے۔

محترم میاں غلام احمد صاحب (مرحوم) گزشتہ چار ماہ سے شدید بیمار تھے۔ اوائل میں پہلے تین ماہ فیصل آباد میں زیر علاج رہے بعد ازاں ایک ماہ راولپنڈی میں علاج جاری رہا۔ اس دوران آپ کے پیٹ کا دوبارہ اپریشن ہوا۔ فیصل آباد کے خدام نے خاص طور پر نیز بعد ازاں ربوہ اور راولپنڈی کے خدام نے آپ کی تیمارداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور متعدد بار خون بھی دیا۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت آپ کے علاج اور صحت کے متعلق رپورٹ منگواتے رہے۔ نیز ربوہ سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور دیگر احباب نے بکثرت فیصل آباد جاکر عیادت کی۔

محترم میاں غلام احمد صاحب بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں زندگی بھر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور دیگر نوجوانوں کے لئے خدمت و فدائیت کی بہت اعلیٰ مثال قائم کی آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعاگو اور تہجد گزار تھے نہایت خوش خلق مہمان نواز مخیر واقع ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کاروبار میں بہت برکت ڈالی تھی فیصل آباد میں انصاف کمپنی کے علاوہ ربوہ میں ایک رائس مل اور ایک آئس فیکٹری بہت کامیابی سے چلا رہے تھے۔ گرمیوں میں ربوہ کے بسوں کے اڈہ پر مسافروں کو ٹھنڈا پانی پلانے کے لئے آپ اپنی آئس فیکٹری سے روزانہ کئی کئی من برف مفت مہیا کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ نیز سلسلہ کے کام نہایت مستعدی اور فرض شناسی سے انجام دینے میں خاص خوشی محسوس کرتے۔ آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے اہل و عیال اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کا دین دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

دلائل مذہبی، دعائیں اور اخلاق فاضلہ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ ان ہی توپوں اور ان ہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔" (۷ر اپریل ۱۹۳۹ء)

(مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر لمیٹڈ

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون آفس ۶۲۶۱۸ فون رہائش ۲۸۰۵۲۰ / ۲۸۰۸۰۶

کو ہمیشہ یاد رکھیں

بقیہ: جلسہ مصلح موعود

کر دیئے تھے۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلی تقریر تیرہ سال کی عمر میں کی جس کی حضرت مولانا نور الدین صاحب نے بڑی تعریف فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے زندگی بھر یہ سلسلہ جاری رکھا اور اپنی دو صد سے زائد کتب میں لاتعداد قرآنی معارف بیان فرمائے حضرت مصلح موعود نے زندگی میں متعدد مرتبہ قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔

حضرت مصلح موعود کے علم قرآن میں سے بطور مثال فاضل مقرر نے سورۃ کوثر کی تفسیر کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ قرآن کریم کی اس سب سے چھوٹی سورۃ کی تفسیر حضرت مصلح موعود نے بڑے سائز کے ۱۵۰ صفحات پر لکھی جس میں آپ نے کوثر کے بالکل نئے معنی بیان فرمائے اور لغت کی روح سے اس لفظ کے مطالب بیان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا۔ اور ۲۰ فضائل بیان کئے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزکی ہونے کے حق میں ۳۵ دلائل دیئے۔ اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ اور سیرت کا بیان کر کے دلائل سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود کی تفسیر قرآن کی علمی اور فکری خصوصیات کا بیان کرتے ہوئے سات نکات واضح کئے اور بتایا کہ آپ نے قرآن کریم کا ربط آیات واضح کیا۔ ترجمہ و تفسیر کی بنیاد مستند لغت پر رکھی۔ ثابت کیا کہ صحیح تاریخ وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کی ہے مستشرقین کے اعتراضات کا جواب دیا۔ آپ نے قرآن کریم کا اعلیٰ ترجمہ کر کے اس بات کو منوایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرنا غلط نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود نے حروف مقطعات کے اسرار کو نہایت حکیمانہ انداز میں حل کیا۔ بعد ازاں فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود کے ترجمہ قرآن کی برتری بیان کی۔ اور بتایا کہ حضرت مصلح موعود کے دور میں قرآن کریم کا ۱۶ زبانوں میں ترجمہ مکمل ہوا۔

آخر میں صدر عمومی محترم مولانا حکیم نور رشید احمد صاحب نے دعا کروائی جس پر جلسہ یوم مصلح موعود اختتام پذیر ہوا۔

انتہائی دلچسپ مقابلہ معلومات

فارن سٹوڈنٹس یونین ربوہ مورخہ ۲۵ر فروری کو ایک انتہائی دلچسپ مقابلہ معلومات منعقد کروا رہی ہے۔ اس میں ربوہ کے ہر بلاک سے ایک تین رکنی ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے کے تین راؤنڈ ہوں گے۔ ابتدائی راؤنڈ میں دس ٹیموں کا انتخاب کیا جائے گا۔ سیمی فائنل میں ان دس میں سے پانچ ٹیمیں منتخب کی جائیں گی اور فائنل میں ان پانچ ٹیموں کے درمیان اوّل دوم سوم آنے کے لئے مقابلہ ہوگا۔ مقابلے شام تین سے چھ بجے ایوانِ محمود میں ہوں گے۔ پہلا راؤنڈ ۲۵ر فروری کو، دوسرا ۲۶ر فروری کو اور تیسرا ۴ر مارچ کو ہوگا۔ مزید تفاصیل کے لئے سیکرٹری فارن سٹوڈنٹس یونین جامعہ احمدیہ ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمراء سٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بواسیر کا علاج بغیر آپریشن

PILES CURE — بواسیر خونی و بادی
Hemorrhoids Cure — ضدی، سخت مسّے
Hemorrhage Cure — بہت زیادہ خون نکلے
FISSURE CURE — چیر اور کٹاؤ
FISTULA CURE — ناسور، بھگندر
CONSTIPATION CURE — قبض
Flatulence Cure — گیس، ہوا، ریح

ایک سے زیادہ کیورز اکٹھی بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔ کیپسولز سے ۱۵/- فی کیور۔ پائلز آئنٹمنٹ ۴/- لٹریچر فری۔

ضمانتِ معیار۔ کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوانِ محمود)

میں ۲۵ اور ۲۶ر فروری ۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینجر:۔ مشہور دواخانہ ربوہ